مشرکوں کے بُنے ہوئے کپڑوں کا استعمال

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ: بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں جو غیر مسلم لوگ تیار کرتے ہیں۔ اسی طرح ڈرائی کلین کے بارے میں بھی افواہیں گرم ہیں کہ وہاں دھوتے وقت ناپاک چیزوں کی آمیزش بھی ہو جاتی ہے تو کیا وہ پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

الجواب

اگر یقینی طور پر کسی کپڑے پر آپ کو پلیدی اور نجاست لگی نظر آتی ہے تو اسے دھو ڈالیے۔ اگر بظاہر صاف ستھرا نظر آتا ہے تو آپ کو ٹوہ اور کھوج لگانے کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے کیونکہ آپ اس کے مکلف نہیں ہیں۔ انه صلى فخلع نعليه فخلع الناس نعالهم فلما انصرف قال لم ــــ خلعتم؟

قالوا يا رسول الله رأيناك خلعت فخلعنا فقال ان جبرائيل اتاني فاخبرني ان بهما خبثا فاذا

جاء احدكم المسجد فليقلب نعليه ثم لينظر فان رأى خبثا فليمسحه بالارض ثم ليصل فيهما

(رواه احمد)

لیکن مزید تکلف میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرکوں کے بُنے ہوئے کپڑے استعمال فرمایا کرتے تھے، ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی کہ کپڑے کو پیشاب میں رنگا گیا ہے تو آپ نے اس کے استعمال سے منع فرمایا جب حضرت اُبیؓ کو اس کی اطلاع ملی تو انھوں نے فرمایا کہ حضورؐ نے پہنے اور آپ کے عہد میں لوگ پہنا کرتے تھے تو آپ کیوں منع کرتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا۔ امام ابن القیم فرماتے ہیں کہ:

ومن ذلك: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يلبس الثياب التي نسجها المشركون ويصلي فيها۔

• وتقدم قول عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه وهمه ان ينهى عن ثياب بلغه انها تصبغ بالبول وقول ابي له ما لك ان تنهى عنها فان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لبسها ولبست في زمانه ولو علم الله انها حرام لبينه لرسوله، قال: صدقت (اغاثة اللهفان ص ۱۵۳)

تعاقب بر فتویٰ

لائل پور سے ہمارے ایک فاضل نوجوان تحریر فرماتے ہیں:

عیدالاضحیٰ کی رخصتوں سے واپس آیا تو ذوالقعدہ اور ذوالحجہ دونوں شمارے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ تبصرہ پر شکر گزار ہوں۔